75

حقیقی نیکی کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے

(فرمودہ ۹- دسمبر ۱۹۳۲ء)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

حقیقی نیکی دنیا میں وہی ہوتی ہے جو قائم رہے اور جس کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے- چنانچہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں زیادہ بہتر نیکی وہ ہے جو زیادہ دیر تک قائم رہے[1]- اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جو نیکی زیادہ دیر تک قائم رہے گی اس کا ثواب بھی متواتر ملتا رہے گا اور جو ختم ہو جائے گی اس کا ثواب بھی اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا- پس حقیقی نیکی وہی ہے جس کے دنیا میں قائم رہنے کے سامان ہوں- انسان نماز پڑھتا ہے جو دل کے اندر نور پیدا ہونے والی چیز ہے اور اسے پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے وابستگی اور تعلق محسوس کرتا ہے بشرطیکہ اس کے دل کی آنکھیں کھلی ہوں- لیکن ایک نماز کا اثر دوسری نماز کے وقت تک رہتا ہے- اگر وہ دوسری نماز پڑھے تو وہ نور جاری رہتا ہے' وگرنہ بند ہو جاتا ہے- پھر دوسری نماز سے جو نور حاصل ہوتا ہے وہ تیسری تک رہتا ہے اور تیسری کا چوتھی تک- اسی طرح جمعہ کی عبادت ہے اس سے جو نور حاصل ہوتا ہے وہ اگلے جمعہ تک جاری رہتا ہے اگر انسان دوسرا جمعہ پڑھے تو وہ نور جاری رہتا ہے- اور اگر نہ پڑھے تو وہ نور ختم ہو جاتا ہے- عید سے بھی انسان کو ایک نور حاصل ہوتا ہے جو اگلی عید تک رہتا ہے- اسی طرح زکوٰۃ ہے- جن لوگوں پر زکوٰۃ فرض ہے اگر وہ اسے ادا کریں تو ان کو ایک نور ملتا ہے اور تزکیہ نفس ہوتا ہے لیکن جب دوسری بار اس کی فرضیت کا وقت آتا ہے اور ادا نہ کی گئی تو وہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے- اور پھر یہ ساری چیزیں انسان کی زندگی کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں- نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ غرضیکہ تمام نیکیاں جو عبادات سے تعلق رکھتی ہیں موت کے ساتھ ختم ہو جاتی

ہیں۔ اور جب حقیقی نیکی وہی ہو سکتی ہے جس کا فائدہ مستقل اور دائم رہے تو وہ ہمیں کسی اور جگہ تلاش کرنی پڑے گی۔ اس میں شبہ نہیں کہ ان کے نتائج اگلے جہان میں ملتے ہیں لیکن وہی بیج ترقی کرتا ہے نئی کوئی چیز اس میں داخل نہیں ہوتی۔ کیونکہ نئی چیز نئے کام سے پیدا ہوتی ہے اور نئی چیزیں جب ختم ہو جائیں تو ثواب کے نئے ذرائع بھی بند ہو جاتے ہیں۔ جس طرح ہم ایک درخت بوتے ہیں وہ پھل دیتا ہے پھر دوسرا درخت بوتے ہیں وہ بھی پھل دیتا ہے غرضیکہ جتنے درخت بوئیں گے اتنے ہی پھل دیں گے لیکن یہ نہیں کہ وہ زیادہ ہو جائیں۔ مثلاً ہم نے تین درخت بوئے ہیں وہ تینوں پھل دیں گے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی چوتھا بھی ہو جائے۔ وہ تین کے تین ہی رہیں گے۔ یہی مثال اعمال کی ہے۔ نماز ایک درخت ہے۔ جب اس کا بیج بویا گیا تو وہ یقیناً پھل دے گا۔ اسی طرح روزہ ایک درخت ہے جو پھل دے گا حج' زکوٰۃ بندوں کے ساتھ حسن سلوک وغیرہ علیحدہ علیحدہ درخت ہیں جو پھل دیں گے۔ لیکن جس دن موت آگئی اسی دن ان درختوں کا لگنا بھی بند ہو جائے گا۔ جتنے درخت لگ چکے ہیں وہ ضرور پھل دیں گے۔ لیکن وہ آگے بڑھ نہیں سکیں گے۔ پس رسول کریم ﷺ جو یہ فرماتے ہیں کہ بہتر نیکی وہی ہے جو دائم رہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ جس کا پھل دائمی ہے کیونکہ پھل تو ہر ایک نیکی کا دائمی ہوتا ہے۔ نماز کے بدلہ میں جو جنت ملتی ہے' وہ ہمیشہ کے لئے ہی ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد واپس لے لی جائے۔ اسی طرح زکوٰۃ' حج اور روزہ وغیرہ عبادات کے بدلہ میں ہمیشہ کے لئے ہی انسان جنت میں داخل ہوتا ہے۔ اور جب رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد موجود ہے تو اس کے لئے ہمیں کوئی اور میدان تلاش کرنا پڑے گا ورنہ ان معنوں میں تو ہر ایک نیکی دائم رہنے والی ہے۔ دراصل رسول کریم ﷺ کی مراد اس نیکی سے ہے جو موت کے بعد بھی نیک عمل جاری رکھنے کا باعث ہو اور کبھی بند نہ ہو۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسی نیکیاں تین ہیں جو موت کے بعد بھی جاری رہتی ہیں اور جن کے متعلق یقینی ثبوت موجود ہیں۔ ان میں سے ایک تبلیغ ہے۔ جب انسان دوسرے کے لئے سچی ہدایت کا باعث ہوتا ہے تو جب تک وہ ہدایت باقی رہتی ہے' اس کو اجر ملتا رہتا ہے۔ مثلاً اس نے ایک شخص کو سیدھا راستہ دکھایا۔ وہ آگے کسی اور کی ہدایت کا موجب ہوا۔ پھر اس نے آگے کسی اور کو تبلیغ کی اور اسے راہ راست پر لایا۔ تو یہ سلسلہ جب تک جاری رہے گا سب کی نیکیوں میں سے اسے بھی حصہ ملتا رہے گا۔ دیکھ لو رسول کریم ﷺ کی نمازیں' روزے اور حج وغیرہ نیکیاں اگرچہ ختم ہو گئیں لیکن آپ کی تبلیغ کی نیکی آج بھی جاری ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گی۔

دوسری نیکی تعلیم ہے۔ تبلیغ اسے کہتے ہیں کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو مذہب حقہ کی طرف ہدایت دینا۔ اور تعلیم کے معنے ہیں اس میں داخل ہونے والوں کو مذہب کا صحیح مفہوم بتانا' قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھانا' احادیث پڑھانا اور کسی دنیوی لالچ کے لئے نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے دین سے دوسروں کو آگاہ کرنا یہ بھی دائمی نیکی ہے۔ جن اشخاص کو تعلیم دی جائے وہ یا ان میں بعض اگر اور لوگوں کو تعلیم دیں اور پھر ان سے سیکھنے والے آگے اس سلسلہ کو چلائیں تو ان سب کا ثواب اسے ملتا رہے گا۔ اور بالکل ممکن ہے کہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ اور قیامت تک ہی اس کے باغ میں نئے درخت بوئے جاتے رہیں۔

تیسری چیز تربیت ہے۔ یہ بھی مستقل نیکی ہے۔ جو شخص اپنی اولاد کی تربیت صحیح رنگ میں کرتا ہے اور اس کی اولاد آگے اپنی اولاد کی تو اس طرح جہاں تک یہ سلسلہ جاری رہے' اسے ثواب ملتا رہے گا۔ اور ممکن ہے اس خاندان میں قیامت تک کوئی نہ کوئی نیک پیدا ہوتا رہے اور اس طرح اس کے باغ میں نئے درخت لگتے رہیں۔ غرض رسول کریم ﷺ کا اس ارشاد سے کہ بہتر نیکی وہی ہے جو ہمیشہ جاری رہے' یہی مفہوم تھا۔ بے شک نماز میں سستی کرنے والا مستقل نجات نہیں پاسکتا۔ یعنی براہ راست بغیر دوزخ میں داخل ہونے کے جنت میں نہیں جاسکتا۔ یوں تو ایک وقت کے بعد سب جنت میں چلے جائیں گے لیکن نماز کے تارک کا یا اس میں سستی کرنے والے کا سیدھا قدم جنت میں نہیں جاسکتا۔ یہی حال زکوٰۃ اور حج وغیرہ دوسری عبادات کا ہے کہ ان کے بغیر انسان سیدھا جنت میں نہیں جاسکتا۔ گویا وہ نہایت ضروری ہیں اور انہیں نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اصل چیزیں ہیں اور وہ نیکیاں زینت ہیں۔ ایک مکان چھت دیواروں کے ساتھ تو مکمل ہو جاتا ہے لیکن بعض زینت کی چیزیں ہوتی ہیں جو اسے خوبصورت بنادیتی ہیں۔ ایک ہی حیثیت رکھنے والی یکساں جگہ میں بظاہر ایک ہی جیسے دو مکانوں میں سے ایک پانچ ہزار کی مالیت کا ہو گا اور دوسرا ایک لاکھ کی مالیت کا۔ گویا تزئین اور آراستگی سے قیمت بڑھ جاتی ہے۔ تو نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ وغیرہ ایسی نیکیاں ہیں جن کے بغیر نجات ہی نہیں مگر جو دائمی نیکیاں میں نے بیان کی ہیں وہ اعمال کی عمارت کو خوبصورت بنادیتی ہیں اور یہی وہ امور ہیں جن کے لئے رسول کریم ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ [۲] اس میں انہی تین امور کو بیان کیا ہے یعنی پہلے تبلیغ ہے۔ پھر تعلیم اور پھر تربیت اور یہی وہ چیزیں ہیں جن کی وجہ سے رسول کریم ﷺ ساری

دنیا سے افضل ہیں اور سب انبیاء پر آپ کو فضیلت تامہ حاصل ہے۔ باقی انبیاء کی یہ نیکیاں ختم ہو گئیں مگر آپ کی قیامت تک جاری رہیں گی اس لئے آپ ان سب سے بلند تر مقام پر فائز ہیں۔ اس وقت میں ان میں سے صرف ایک نیکی یعنی تربیت کو لیتا ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا[۴] یعنی اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ دنیا میں کون آدمی شریف کہلا سکتا ہے جو مقدرت کے باوجود اپنی اولاد کو تعلیم نہ دلائے۔ ان کی صحت کی حفاظت کے سامان نہ کرے۔ پھر وہ انسان کس طرح شریف کہلا سکتا ہے جس کی اولاد کو دین سے مس نہ ہو۔ یاد رکھنا چاہئے کہ عبادات میں اعلیٰ نیکی نماز ہے۔ یہ ایک فرقان و امتیاز ہے مؤمن و کافر میں، چنانچہ رسول کریم ﷺ نے منافق کی علامت یہ بتائی ہے کہ وہ عشاء اور فجر کی نماز میں نہیں آتا[۵]۔ لیکن مؤمن سوائے جائز معذوری کے ضرور آتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق نماز ادا کرتا ہے تو تربیت میں سب سے پہلی چیز نماز ہے اور دوسری ان کو دین سے واقف کرنا۔ تعلیم کے بعض حصے استادوں سے متعلق نہیں ہوتے بلکہ اولاد کو ان سے آگاہ کرنا والدین کا فرض ہوتا ہے۔ مثلاً انہیں بتانا کہ تمہارا پیدا کرنے والا کون ہے۔ رسول کون ہے، امام کون ہے۔ پھر نظام سلسلہ سے انہیں آگاہ کرتے رہنا۔ اگر یہ باتیں آہستہ آہستہ بچوں کے کان میں ڈالی جائیں تو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ایسی اولاد اگر بگڑ بھی جائے تو نظام سلسلہ سے ڈرتی رہتی ہے۔ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کی شکایت خلیفہ وقت یا کارکنوں کو نہ پہنچ جائے۔ وہ بے شک دوڑیں گے، کودیں گے، مگر ان کا گلا سلسلہ کے رسہ سے بندھا ہوا ہوگا۔ اور ان کی آوارگی ایک محدود دائرہ کے اندر ہوگی۔ لیکن جن بچوں کو والدین سلسلہ کے نظام سے واقف نہیں کرتے وہ برملا کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہاری بات نہیں مانتے۔ ہوں گے تو دونوں آوارہ لیکن ایک کے گلے میں ایک لمبا رسہ ہوگا اور وہ اس کی حد کے اندر ضرور رہے گا لیکن دوسرا بالکل آزاد ہوگا۔ پہلے کو کُلّیتًا بگاڑنا ناممکن ہوگا۔ بُری صحبت اس کے اندر آوارگی پیدا کرے گی مگر سلسلہ کے ساتھ وابستگی ضرور رہے گی۔ حتیٰ کہ کسی وقت اس کے دل میں خشیت پیدا ہو جائے گی اور وہ واپس آجائے گا۔ اس لئے تربیت کے لئے بچوں کو ایسی باتیں بتاتے رہنا نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح نماز بھی تربیت کے لئے بہت ضروری چیز ہے۔ اس کے بغیر انسان کو کوئی نور نہیں مل سکتا۔ اور جس دن کوئی نماز ناغہ ہو جائے، اس دن انسان کی روحانی لحاظ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہ سب کو معلوم ہے کہ لُولے لنگڑے کو صحت ہو جاتی ہے بیمار اچھے ہو سکتے ہیں لیکن مردہ کو زندہ کرنا ممکن

نہیں۔ اسی طرح نماز کے تارک کو ابھارنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے ہر شخص جو چاہتا ہے کہ دائمی نیکی کرے، اسے چاہیئے کہ اس بات کو اپنے فرائض میں داخل کرلے کہ اولاد کو نماز کی تعلیم دینی ہے، بلکہ بچوں کو نماز میں ساتھ لائے اور اگر معذور ہے تو بھیجے۔ بلکہ جو معذور ہے اسے چاہیئے کہ زیادہ زور اور تاکید کے ساتھ کہتا رہے تا اس کے بچے یہ نہ خیال کرلیں کہ وہ نمازوں میں سست ہے۔ اسے چاہیئے کہ انہیں باربار سمجھاتا رہے کہ میں معذور ہوں اس لئے شامل نہیں ہو سکتا۔ تم جاؤ اور نماز پڑھ کر آؤ۔ اور پھر اس بات کی نگرانی کرے کہ وہ جاتے ہیں یا نہیں۔ مگر بہت سے لوگ ہیں جو اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور میں نے نہایت افسوس کے ساتھ دیکھا ہے کہ یہاں قادیان میں بھی نمازوں کے وقت بعض لوگ شور مچاتے رہتے ہیں مگر انہیں کوئی نہیں سمجھاتا کہ نماز ہو رہی ہے شور نہ ڈالیں۔ پرسوں کا ہی واقعہ ہے کہ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ ایک چھوٹی بچی کی آواز نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ کوئی دیہاتی عورت کچھ بیچ رہی تھی۔ اس لڑکی نے کہا۔ تینوں شرم نہیں آوندی۔ حضرت صاحب نماز پڑھا رہے نے تے توں شور کرنی آں۔ یعنی تمہیں شرم نہیں آتی حضرت صاحب تو نماز پڑھا رہے ہیں اور تم شور کرتی پھرتی ہو۔ معلوم ہوتا ہے اس کے والدین نے اس کے کان میں یہ بات ڈالی ہوئی تھی کہ نماز کے وقت شور کرنا نہیں چاہیئے۔ وہ خود نماز میں شامل نہ تھی اور کھیلتی پھرتی تھی لیکن اتنا احساس اسے ضرور تھا۔ مجھے اس بات سے اس قدر لطف آیا کہ چاہا نماز ختم کرکے اس کا پتہ کروں کہ وہ کون تھی۔ تو بچوں کے دل میں جو بات ڈالی جائے وہ بڑا اثر کرتی ہے۔ اور اگر انہیں مسجدوں میں جانے کا عادی بنادیا جائے تو وہ ایسے آوارہ کبھی نہیں ہوسکتے کہ اصلاح نہ ہو سکے۔ پس میں قادیان کے دوستوں کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بچوں کو نماز کی عادت ڈالیں۔ نماز کے لئے انہیں ساتھ لے جائیں اور اگر خود معذور ہوں تو انہیں ضرور بھیج دیں۔ اور پھر نگرانی کریں کہ وہ جاتے ہیں یا نہیں۔ پھر بچہ جب ذرا بڑا ہو جائے تو اسے تہجد کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ میرے نزدیک تہجد کی عادت اسی عمر میں پڑ سکتی ہے۔ بعد میں بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے انہیں تہجد کی عادت ڈالیں اور ذکر کرنا سکھائیں۔ اس سے طبیعت کا لاابالی پن دور ہو کر رقتِ قلب پیدا ہو گی۔

دوسری چیز جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ بہت احتیاط کی ضرورت ہے وہ جھوٹ ہے۔ میں نے بہت افسوس کے ساتھ دیکھا ہے کہ جب بھی کبھی مجھے کسی مقدمہ کی تحقیقات کا موقع ملا میں نے محسوس کیا کہ بڑے لوگوں میں سے بعض تو صریح جھوٹ بولتے ہیں اور بعض جھوٹ بولنے

کے لئے کوئی بہانہ اپنے نفس سے بنالیتے ہیں۔ مگر یہ طریق بھی درست نہیں۔ اس سے انسان کے اندر بزدلی پیدا ہوتی ہے۔ اگر غلطی ہو جائے تو اس کا اقرار ہی مناسب ہے۔ اور اگر اس طرح دنیوی طور پر نقصان بھی ہو جائے تو اخروی نقصان کے مقابلہ میں جو جھوٹ سے ہوتا ہے' اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ جھوٹ بولنے والوں کے بچے بھی جھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ مت خیال کرو کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا کہ اس کے سامنے جھوٹ بولا جارہا ہے۔ بچہ کی نظر بہت تیز ہوتی ہے۔ میں نے ایک تماشہ کرنے والے کی کتاب پڑھی ہے وہ لکھتا ہے کہ سب سے زیادہ مشکل وہ کھیل ہوتا ہے جو بچوں کے سامنے کرنا پڑے۔ ایک پروفیسر کو آسانی کے ساتھ دھوکا دیا جاسکتا ہے مگر بچہ کو دھوکا دینا بہت مشکل ہے۔ پس اس کے متعلق بہت نگرانی کرنی چاہئے کہ بچہ جھوٹ نہ بولے۔ اسے دلیر بنانا چاہئے۔ اور اسے اچھی طرح سمجھادینا چاہئے کہ اگر وہ صحیح صحیح اپنے قصور کا اعتراف کرلے گا تو اسے کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔ جب بچہ کو سچ بولنے کی عادت ہو جائے تو اس کا کیریکٹر ایسا مضبوط ہو جاتا ہے کہ وہ دنیا میں کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اس کے مقابلہ میں جھوٹا آدمی کبھی حقیقی عزت حاصل نہیں کرسکتا۔ اور اگر کوئی اس کے سامنے تعریف بھی کرے تو وہ محض ظاہرداری ہوگی۔ وگرنہ اس کے متعلق لوگوں کے دلوں میں نفرت ہی ہوگی۔ پس کوشش کرو کہ بچے بڑوں کے ساتھ بھی تعلقات میں جھوٹ سے پرہیز کریں۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کے سلسلہ میں نماز کے عادی ہو جائیں۔ اگر ان دونوں امور کی نگرانی کی جائے تو بہت حد تک اصلاح ہو سکتی ہے۔

پس میں قادیان کے دوستوں کو بالخصوص اور بیرونی دوستوں کو بالعموم توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان امور کا خیال رکھیں۔ اگر ہر شخص کو تبلیغ کا موقع نہ بھی مل سکے تو بچوں کی تربیت سے کسی صورت میں بھی غافل نہ ہوں۔ انہیں چھوٹے چھوٹے مسائل یاد کراؤ اور بتاؤ کہ خدا سے ان کا تعلق کیا ہے' بندوں سے کیا ہے' سلسلہ کے متعلق موٹی موٹی باتیں بتادو۔ پھر خلفاء کے حالات سے آگاہ کرو۔ اور نشانات الٰہیہ یاد کراؤ۔ ان باتوں سے انہیں سلسلہ کے ساتھ وابستگی پیدا ہو جائے گی۔ پھر نماز کا پابند بناؤ۔ بالخصوص نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور جھوٹ سے پرہیز کراؤ۔ اگر یہ باتیں پیدا ہو جائیں تو روز بروز کے جھگڑے خود بخود مٹ جائیں گے۔ میں نے دیکھا ہے قادیان میں جوں جوں جماعت بڑھتی جارہی ہے یہ نقص پیدا ہوتے جارہے ہیں۔ بچوں کو مسائل سے آگاہ نہیں کیا جاتا۔ نماز کی پابندی نہیں کرائی جاتی۔ اور جھوٹ سے پرہیز نہیں کرایا جاتا۔ ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ انہیں ان باتوں کا عادی بنائیں۔ اور اس طرح دائمی نیکی کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس

طرح ان کے باغ میں قیامت تک نئے نئے درخت پیدا ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ ان کی تربیت سے ان کی اولاد کی اصلاح ہوگی اور ان کے ذریعہ ان کی اولاد کی۔ اور اس طرح یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ بلکہ یہ تو ایسا کام ہے کہ جن کے ہاں اولاد نہ ہو انہیں چاہئے کہ یتامیٰ کو پال کر یہ ثواب حاصل کریں لیکن جن کو اللہ تعالیٰ نے اولاد دی ہے وہ اگر اس سے محروم رہتے ہیں تو ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے گھر میں گنگا بہہ رہی ہو لیکن وہ گندے ہاتھ لے کر بیٹھا رہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کے ہاں دو لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی صحیح تربیت کرے تو میں اس کے ساتھ جنت کا وعدہ کرتا ہوں [۵]۔ جس سے معلوم ہوا کہ اولاد کی صحیح تربیت انسان کو جنت کا وارث بنا دیتی ہے۔ پس اگر تبلیغ اور تعلیم کے کام مشکل ہیں تو کم از کم اپنی اولاد کی تربیت تو کسی کے لئے مشکل نہیں کہی جاسکتی۔ جو کچھ تمہیں آتا ہے وہ انہیں سکھاؤ۔ اور پھر بچے جو نیکی بجالائیں گے اس کے ثواب میں اسے ایک حصہ تمہیں بھی ملے گا۔ اور جو شخص اتنے آسان ذریعہ کو بھی اختیار نہیں کرتا کہنا پڑے گا کہ نہ اسے جنت کی قدر ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی پرواہ۔ اس کے ایمان میں نقص ہے۔ لیکن جس کے دل میں کچھ بھی قدر ہے وہ اتنا آسان طریق سن کر خوشی سے اچھل پڑے گا۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں نیک اعمال بجالانے کی توفیق دے اور پھر یہ بھی توفیق دے کہ نیکی کو اپنے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ اپنی اولادوں کے اندر بھی اسے پیدا کریں تا یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ اور یہ کام کچھ بھی مشکل نہیں ' صرف ارادہ اور نیت کی دیر ہے اور جب انسان کس کام کی نیت کرے تو خواہ وہ مشکل ہو پھر بھی آسان ہو جاتا ہے۔

(الفضل ۱۵۔ دسمبر ۱۹۳۲ء)

۱۔ بخاری کتاب الایمان باب احب الدین الی اللہ عز و جل ادومہ

۲۔ الجمعۃ: ۳

۳۔ التحریم: ۷

۴۔ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی فضل صلوۃ الجماعۃ

۵۔ ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات